Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۞ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

(ایڈیٹر) نسیم سیفی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | بدھ ۱۹ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ، ۳۰ نبوت ۱۳۶۷ہش، ۳۰ نومبر ۱۹۸۸ء | نمبر ۳

## اخبارِ احمدیہ

لنڈن سے آمدہ اطلاعات کے مطابق سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اور حضور تمام احباب جماعت کو محبت بھرا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بھجواتے ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ

# لوگ مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں متقی بچائے جاتے ہیں

## جو اللہ کے ولی ہیں ان کو کوئی غم نہیں ہوتا

" لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں، بلکہ ان کے پاس جو آجاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزارہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں، لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ اُن سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے ——— متقی کے لیے ایک اور بھی وعدہ ہے ..... یعنی جو متقی ہوتے ہیں انکو اسی دنیا میں بشارتیں سچے خوابوں کے ذریعہ ملتی ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وہ صاحب مکاشفات ہو جاتے ہیں مکالمۃ اللہ کا شرف حاصل کرتے ہیں وہ بشریت کے لباس میں ہی ملائکہ کو دیکھ لیتے ہیں جیسے کہ فرمایا ..... جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور استقامت دکھاتے ہیں، یعنی ابتلا کے وقت ایسا شخص دکھلا دیتا ہے کہ جو میں نے منہ سے وعدہ کیا تھا وہ عملی طور سے پورا کرتا ہوں۔

ابتلا ضروری ہے۔ جیسے ..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور استقامت کی اُن پر فرشتے اترتے ہیں ...... اسکا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دل کو صاف کرتے ہیں اور نجاست اور گندگی سے جو' اللہ سے دور رکھتی ہے، اپنے نفس کو دُور رکھتے ہیں۔ اُن میں سلسلۂ الہام سے ایک مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ سلسلۂ الہام شروع ہو جاتا ہے۔ پھر متقی کی شان میں ایک اور جگہ فرمایا ..... جو اللہ کے ولی ہیں ان کو کوئی غم نہیں۔ جس کا خدا متکفل ہو۔ اس کو کوئی تکلیف نہیں۔ کوئی مقابلہ کرنے والا ضرر نہیں دے سکتا اگر خدا ولی ہو جائے۔ پھر فرمایا ..... یعنی تم اس جنت کے لیے خوش ہو جس کا تم کو وعدہ ہے"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۰-۱۱)

## تقریبِ ولیمہ و رخصتی

مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۸۸ء بروز اتوار ایک بجے دوپہر محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین کے بیٹے مکرم محمد احمد اشرف صاحب ایم بی بی ایس کی دعوتِ ولیمہ اور ان کی بیٹی عزیزہ مکرمہ خالدہ اشرف صاحبہ کی رخصتی کی تقاریب بیک وقت عمل میں آئیں۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب کی شادی عزیزہ فرزانہ بشیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر الدین احمد خاکی صاحب آف اسلام آباد کے ساتھ اور عزیزہ مکرمہ خالدہ اشرف صاحبہ کی شادی حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ مرحوم آف لاہور کے پوتے محترم محمود احمد چغتائی صاحب مقیم ناروے کے ساتھ ہوئی ہے۔

۲۴ نومبر کو بارات اسلام آباد گئی۔ جہاں اگلے روز مارگلہ ہوٹل میں عزیزہ فرزانہ بشیر صاحبہ کی تقریبِ رخصتانہ عمل میں آئی۔ تلاوتِ قرآنِ کریم اور نظم کے بعد محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اسلام آباد نے دعا کرائی۔

۲۷ نومبر کو دعوتِ ولیمہ میں خاندان حضرت بانیٔ سلسلہ کے احباب و خواتین بزرگانِ سلسلہ اور دیگر بہت سے احباب اور خواتین نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے دعوتِ ولیمہ اور تقریبِ رخصتانہ ہر دو تقاریب کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ چار بجے شام عزیزہ مکرمہ خالدہ اشرف صاحبہ اپنے سسرال جانے کے لئے لاہور

باقی صـ۸ پر

## ارشادات سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ بابت صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

"جماعت میں ایسے نوجوان ہیں جو بعد میں آکر برسرِ روزگار ہوئے ...... بہت سے ایسے ہیں جو پہلے اخلاص کے معیار میں کمزور تھے اور خدا کے فضل سے آگے بڑھ گئے ہیں ...... ان کو مالی قربانی میں فوراً شامل کرنا ان کی زندگی کے لیے اور ان کی بقا کے لئے ضروری ہے ...... ان کو بتانا چاہیئے کہ اتنی عظیم الشان تحریک ہے جو صد سالہ جشن سے تعلق رکھتی ہے اور گزشتہ سو سال کی تاریخ میں آپ کی قربانی شامل ہو جائے گی۔ احمدیت کے آغاز کے پہلے دن سے لے کر اس جشن کے سال تک خدا تعالیٰ آپ کی قربانی کو سارے سالوں پر پھیلا دے گا"

(خطبہ جمعہ ۲۳ جنوری ۸۷ء)

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دارالنصر غربی ربوہ سے شائع کیا۔ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل ربوہ
۳۰ ، نبوت ۱۳۶۷ ہش
۳۰ ، نومبر ۱۹۸۸ء

# امامِ وقت کے ارشادات

ہمیں یقین ہے کہ ہر شخص ہم سے اس بات میں اتفاق کرے گا کہ یکجہتی اور یکرنگی جماعت کا لازمہ ہے - جہاں یکجہتی اور یکرنگی موجود ہو وہاں جماعت کے لفظ کا صحیح طور پر اطلاق ہوتا ہے اور جہاں یہ بات مفقود ہو وہاں لوگوں کے اجتماع کو جمِّ غفیر یا ایک بھیڑ تو کہا جا سکتا ہے لیکن ان پر جماعت کے لفظ کا اطلاق نہیں ہوتا - لیکن یہ بات بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ یکجہتی اور یک رنگی جس قدر زیادہ مضبوط ہوگی اسی قدر جماعت اپنی مضبوطی کا احساس دلا سکے گی اور یہ بات بھی ہر شخص کے دل کی آواز ہے کہ یکجہتی اور یک رنگی صرف اور صرف اسی طرح حاصل کی جا سکتی ہے کہ کسی ایک آواز پر لبیک کہا جائے اور کوئی ایک ہاتھ اٹھنے پر سب ہاتھ اٹھیں - دوسرے الفاظ میں امام کی موجودگی ہی کسی جماعت میں اجتماع کی یہ شرط پیدا کر سکتی ہے۔
یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم ایک ایسی جماعت ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ایک انعام عطا کر رکھا ہے اسی کی آواز ہمارے دلوں کی دھڑکن اور ہمارے جوارح کے ہر قسم کے عمل کا موجب ہے - ہماری جماعت نے ایک قلیل سے عرصے میں یہ بات ثابت کر دی ہے کہ امام کی آواز پر لبیک کہنا کامیابی کا سب سے بڑا راز ہے - یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ آواز کا پہنچا دینا اور سن لینا ہی کافی نہیں بلکہ اس آواز پر عمل اور اس عمل کے متعلق اپنے جذبات کا اظہار ہوتے رہنا چاہیئے - ہم ہر روز بیسیوں باتوں کو زیر بحث لاتے ہیں - اُن کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہوئے ان کی افادیت کا ذکر کرتے ہیں ایسی تمام باتوں سے زیادہ ضروری یہ بات ہے کہ ہمارے امام نے ہم سے کیا کہا ہے ہم نے اس پر کس طرح عمل کیا یا کرنا شروع کر دیا ہے - اور خدا کے فضل سے کیسے اچھے نتائج برآمد ہو رہے ہیں - گھروں میں اور گھروں سے باہر یہ ہماری گفتگو کا موضوع بن جانا چاہیئے - تحریک جدید کے اجراء کے وقت قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر نے جماعت کو اس بات کی تلقین فرمائی تھی کہ اس تحریک کے متعلق جو باتیں حضور بیان فرماتے ہیں ان کا آپس میں ہمہ وقت ذکر کرتے رہنا چاہیئے - گھروں میں ان باتوں کا ذکر ہو اور گھروں سے باہر بھی یہی باتیں ہمارا موضوع ہونی چاہیئں حقیقت یہ ہے کہ جب تک امام کی آواز کو سن کر اسے اپنی گفتگو کا موضوع نہ بنا لیا جائے - ہمارے ذہنوں میں اس آواز کی پائیداری قائم نہیں ہو سکتی پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے پیارے امام کی باتوں کو ایک دوسرے تک پہنچا سکیں اور انہیں اپنی گفتگو کا موضوع بنائیں - جب تک کوئی بات ہم تک پہنچ نہ جائے ہمیں چین نہیں آنا چاہیئے اور جب کوئی بات ہم تک پہنچ جائے تو اس کو دوسروں تک پہنچانے اور اس پر عمل کر لینے تک ہماری طبیعت میں ایک قسم کی روحانی بے قراری رہنی چاہیئے اسی سے یکجہتی اور یک رنگی پیدا پیدا ہوتی ہے اور اسی سے یکجہتی اور یکرنگی کو استحکام ملتا ہے - جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہر بات جماعت کے ہر فرد تک پہنچائی جائے ہم سمجھتے ہیں کہ بنیادی طور پر ہمارے سامنے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ میں اس بات کی تلقین کرنا کہ جس نے نہیں سُنا ہے وہ اس تک پہنچائے جس نے نہیں سُنا ہمارے پیشِ نظر رہنا چاہیئے - یہ بنیادی نصیحت فرما کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل و آگہی کے میدان کو اتنا وسیع کر دیا ہے۔ کہ اس کا اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا - اور ہم یہ بھی کہنا چاہیں گے کہ حصولِ عمل کو اتنا آسان بنا دیا ہے کہ اس سے زیادہ کسی طرح کوئی آسانی پیدا نہیں کی جا سکتی - جس بات کا آپ کو علم ہے وہ دوسروں تک پہنچائیں اور پھر دیکھیں کہ علم و آگہی کس طرح پھیلتی ہے - اور ذہنوں کو صیقل اور دلوں کو فرحاں اور شاداں کرتی ہے - اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے پیارے امام کی بات احمدیہ جماعت کے ہر فرد تک پہنچا سکیں اور پھر ہم میں سے ہر فرد کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم اسکے مطابق عمل پیرا ہو کر جماعت کی یکجہتی اور یک رنگی اور مضبوطی اور استحکام کا باعث بنیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اپنی مدد کے ساتھ ساتھ ہماری ترقی کو یہی بات لازم فرمائی ہے ؎

جو رونقِ محفل ہیں وہ رونق ہے کہیں اَور
لگتا ہے کہ ہے اپنا فلک اور زمیں اَور
وہ بزم میں آ جائیں تو کھل اٹھیں شگوفے
ہر شاخِ گُلِ تازہ نظر آئے حسیں اَور
(ابوالاقبال)

## اب بات ہے کچھ اَور

ہم دور کی منزل کے مسافر ہیں ہواؤ
تم اپنے بگولوں سے نہ رہرو کو ڈراؤ

ہم راہگذاروں کو نِگہ میں نہیں لاتے
تم ان پہ کوئی دیپ جلاؤ نہ جلاؤ

اِک مشعلِ ایمان فروزاں ہے نظر میں
جل اٹھتے ہیں ہر سمت الاؤ ہی الاؤ

ہم پھول سمجھتے ہیں مہک آتی ہے ان سے
دیتی ہے بڑے شوق سے دنیا ہمیں گھاؤ

ہم تیرگیٔ شب میں بھی سنتے ہیں صدائیں
تم بھی کبھی اس سمت قدم اپنے بڑھاؤ

ہم تو مہ و انجم سے بھی باتیں نہیں کرتے
کیا ہے تمہیں، ہر بزم میں کیوں شور مچاؤ

سننے کو تو ہر شخص کی سنتا ہے دعائیں
اب بات ہے کچھ اور، ذرا اس کو بلاؤ

یہ عجز کے میدان ہیں جھک جاؤ یہاں پر
یا اپنی انا لے کے کہیں اور چلے جاؤ

ہو جس سے اثر دل پہ وہی بات ہے کافی
بس ختم کرو بات کو آگے نہ بڑھاؤ

ہو جاؤ زمانے کیلئے محوِ دُعا تم
اور سارے زمانے کو اسی راہ پہ لاؤ

کہتا ہے نسیمؔ اپنی دعاؤں سے بصد عجز
للّٰہ سرِ عرش پہنچ جاؤ، دعاؤ

(نسیم سیفی)

## مربیانِ کرام توجہ فرمائیں

وقف جدید کا مالی سال دسمبر میں ختم ہو رہا ہے اور اس سلسلہ میں وقفِ جدید کی طرف سے ۲۵ ، نومبر تا ۴ ، دسمبر ۱۹۸۸ء عشرہ وقفِ جدید منایا جا رہا ہے۔
آپ سے درخواست ہے کہ اس عشرہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن سعی فرمائیں اپنے دوروں اور خطبات میں احباب جماعت کو توجہ دلاتے رہیں۔ نیز اس سلسلہ میں اپنی مساعی کی رپورٹ سے بھی مطلع فرمائیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

الفضل کی توسیع اشاعت میں بھرپور حصہ لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مقربانِ الٰہی کی سُرخروئی

## مقربان الٰہی پر آنے والے مصائب اور ابتلاؤں کے پیچھے فتوحات و برکات کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

—(قسط نمبر ۲ آخری)—

> "وہ ابتلاء کہ جو شیر ببر کی طرح اور سخت تاریکی کی مانند نازل ہوتا ہے اس لیے نازل ہوتا ہے کہ تا اس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچادے۔" (حضرت اقدس بانی سلسلہ)

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سید ولد آدم حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز واقعات پر روشنی کے بعد اور اختتام سے قبل میں چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے قلم مبارک سے دو اہم پہلوؤں کی طرف ضرور اشارہ کردوں

اوّل :۔ مقربان الٰہی کو ابتلاؤں میں کتنی لذت حاصل ہوتی ہے اور وہ کس طرح خدائی برکتوں کی دعوت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

دوم :۔ مصائب و آلام میں صبرو استقامت کے نتیجہ میں فتوحات و برکات کے دروازے کیونکر کھل جاتے ہیں۔

### دورِ ابتلاء میں ایک عظیم الشان

### ۔: دعوتِ آسمانی :۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :۔

"خوب یاد رکھو کہ جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے انبیاءؑ اور دوسرے اخیار و ابرار کی بلائیں محبت کی راہ سے ہیں خدا تعالےٰ ان کو ترقی دیتا جاتا ہے اور یہ بلائیں وسائل ترقی میں سے ہیں۔ لیکن جب مفسدوں پہ آتی ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ ان کو اس عذاب سے تباہ کرنا چاہتا ہے وہ بلائیں ان کے استیصال اور نیست و نابود کرنے کا ذریعہ ہوجاتی ہیں یہ ایسا فرق ہے کہ دلائل کا محتاج نہیں ہے کیونکہ جب اچھے آدمی جو خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیتے ہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ خدا تعالےٰ سے محبت کیوں کرتے ہیں۔ بہشت اور دوزخ ان کے دل میں نہیں ہوتا اور نہ بہشت کی خواہش یا دوزخ کا ذکر ان کو خدا تعالےٰ کی اطاعت کا محرک ہوتا ہے بلکہ وہ طبعی جوش اور طبعی محبت سے خدا تعالےٰ سے محبت کرتے اور اس کی اطاعت میں محو ہوتے ہیں ان پر جب کوئی بلا آتی ہے تو وہ خود محسوس کر لیتے ہیں کہ یہ ازراہِ محبت ہے وہ دیکھتے ہیں کہ ان بلاؤں کے ذریعہ ایک چشمہ کھولا جاتا ہے جس سے وہ سیراب ہوتے ہیں اور ان کا دل لذت سے بھر جاتا ہے اور خدا تعالےٰ کی محبت ایک فوارہ کی طرح جوش مارنے لگ جاتی ہے تب وہ چاہتے ہیں کہ یہ بلا زیادہ ہوتا کہ قرب الٰہی زیادہ ہو اور رضا کے مدارج جلد طے ہوں۔ غرض الفاظ وفا نہیں کرتے جو اس لذت کو بیان کرسکیں جو اخیار و ابرار کو ان بلاؤں کے ذریعہ آتی ہے یہ لذت تمام سفلی لذتوں سے بڑھی ہوئی ہے اور فوق الفوق لذت ہوتی ہے۔ یہ مصیبت کیا ہے؟ ایک عظیم الشان دعوت ہے جس میں قسم قسم کے انعام و اکرام اور پھل اور میوے پیش کئے جاتے ہیں۔ خدا اس وقت قریب ہوتا ہے۔ فرشتے ان سے مصافحہ کرتے ہیں۔ ........ ..........لوگوں کی نظر میں یہ بلاؤں اور مصیبتوں کا وقت ہے مگر دراصل اس وقت اللہ تعالیٰ کے فیضان اور فیوض کی بارش کا وقت ہوتا ہے۔ سفلی اور سطحی خیال کے لوگ اس کو سمجھ نہیں سکتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ بلاؤں اور غموں ہی کا وقت ہے جو مزا آتا ہے اور راحت ملتی ہے۔ کیونکہ خدا جو انسان کا اصل مقصود ہے اس وقت اپنے بندے کے بہت ہی قریب ہوتا ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ قرآن جو دیا گیا ہے غم کی حالت میں دیا گیا ہے پس تم بھی اس کو غم کی حالت میں پڑھو۔ غرض میں کہاں تک بیان کروں کہ ان بلاؤں میں کیا لذت اور مزہ ہوتا ہے اور عاشق صادق کہاں تک ان سے محظوظ ہوتا ہے مختصر طور پہ یاد رکھو کہ ان بلاؤں کا پھل اور نتیجہ جو ابرار اور اخیار پہ آتی ہیں۔ جنت اور ترقی درجات ہے اور وہ بلائیں اور غم جو مفسدوں اور شریروں پہ آتے ہیں ان کی وجہ شامت اعمال اور تاریک زندگی ہے اور اس کا نتیجہ جہنم اور عذاب الٰہی ہے پس جو شخص آگ کے پاس جاتا ہے ضرور ہے کہ وہ اس کی سوزش سے حصہ لے اور اسے محسوس کرے اور اسے دکھ پہنچے لیکن جو ایک باغ میں جاتا ہے یقینی امر ہے کہ اس کے پھلوں اور پھولوں کی خوشبو سے اور اس خوبصورت نظارہ کے مشاہدہ سے لذت پاوے۔

اب واضح رہے کہ جس حال میں وہ بلائیں جو شامت اعمال کی وجہ سے آتی ہیں اور جن کا نتیجہ جہنمی زندگی اور عذاب الٰہی ہے۔ ان بلاؤں سے جو ترقی درجات کے طور پر اخیار و ابرار کو آتی ہیں۔ الگ ہیں کیا کوئی ایسی صورت بھی (ہے) جو انسان اس عذاب سے نجات پاوے؟

اس عذاب اور دکھ سے رہائی کی بجز اس کے کوئی تجویز اور علاج نہیں ہے کہ انسان سچے دل سے توبہ کرے جب تک سچی توبہ نہیں کرتا یہ بلائیں جو عذاب الٰہی کے رنگ میں آتی ہیں ان کا پیچھا نہیں چھوڑ سکتی ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ اپنے قانون کو نہیں بدلتا جو اس بارے میں اس نے مقرر فرما دیا ہے ......... یعنی جب تک کوئی قوم اپنی حالت میں تبدیلی پیدا نہیں کرتی اللہ تعالےٰ بھی اس کی حالت نہیں بدلتا۔ خدا تعالےٰ ایک تبدیلی چاہتا ہے اور وہ پاکیزہ تبدیلی ہے جب تک وہ تبدیلی نہ ہو عذاب الٰہی سے رستگاری اور مخلصی نہیں ملتی..... پس جو شخص چاہتا ہے کہ آسمان میں اس کے لئے تبدیلی ہو یعنی وہ ان عذابوں اور دکھوں سے رہائی پائے جو شامتِ اعمال نے اس کے لئے تیار کئے ہیں اس کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے جب وہ خود تبدیلی پیدا کر لیتا ہے تو اللہ تعالےٰ اپنے وعدہ کے موافق جو اس نے .... کیا ہے اس کے عذاب اور دکھ کو بدلا دیتا ہے اور دکھ کو سکھ سے تبدیل کر دیتا ہے.......

اس امر کے دلائل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ انسان اپنی اس مختصر زندگی میں بلاؤں سے محفوظ رہنے کا کس قدر محتاج ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ان بلاؤں اور دباؤں سے محفوظ رہے جو شامت اعمال کی وجہ سے آتی ہیں اور یہ ساری باتیں سچی توبہ سے حاصل ہوتی ہیں پس توبہ کے فوائد میں سے ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کا حافظ اور نگران ہوجاتا ہے۔ اور ساری بلاؤں کو خدا دور کر دیتا ہے اور ان منصوبوں سے جو دشمن اس کے لئے تیار کرتے ہیں ان سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کا یہ فضل اور برکت کسی سے خاص نہیں بلکہ جس قدر بندے ہیں خدا تعالےٰ کے ہی ہیں اس لئے ہر ایک شخص جو اس کی طرف آتا ہے اور اس کے احکام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اوامر کی پیروی کرتا ہے وہ بھی ویسا ہی ہو گا۔ جیسے پہلا شخص توبہ کر چکا ہے وہ ہر ایک سچی توبہ کرنے والے کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے"۔

(الحکم جلد ۸ نمبر ۳۱ صفحہ ۲-۳ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۴ء)

## فتوحات و برکات کا دروازہ

آزمائشوں اور ابتلاؤں کے نتیجہ میں ہی فتوحات و برکات کے دریچے کھلتے ہیں۔ یہ پہلو قرآنی تاریخ انبیاء کا فلسفہ معلوم کرنے کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ "سبز اشتہار" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"ابتلاء جو اوائل حال میں انبیاء اور اولیاء پر نازل ہوتا ہے اور باوجود عزیز ہونے کے ذلت کی صورت میں ان کو ظاہر کرتا ہے اور باوجود مقبول ہونے کے کچھ مردود سے کرکے ان کو دکھاتا ہے یہ ابتلاء اس لئے نازل نہیں ہوتا کہ ان کو ذلیل اور خوار اور تباہ کرے یا صفحۂ عالم سے ان کا نام و نشان مٹا دیوے کیونکہ یہ تو ہرگز ممکن ہی نہیں کہ خداوند عزّوجل اپنے پیار کرنے والوں سے دشمنی کرنے لگے اور اپنے سچے اور وفادار عاشقوں کو ذلت کے ساتھ ہلاک کر ڈالے بلکہ حقیقت میں وہ ابتلاء کہ جو شیر ببر کی طرح اور سخت تاریکی کی مانند نازل ہوتا ہے اس لئے نازل ہوتا ہے کہ تا اس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچا دے۔ اور الٰہی معارف کے باریک دقیقے ان کو سکھا دے۔ یہی سنت اللہ ہے جو قدیم سے خدائے تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے ساتھ استعمال کرتا چلا آیا ہے زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی ابتلائی حالت میں عاجزانہ نعرے اس سنت کو ظاہر کرتے ہیں اور انجیل میں آزمائش کے وقت میں حضرت مسیح علیہ السلام کی غریبانہ تضرعات اسی عادت اللہ پر دال ہیں اور قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں جناب فخر الرسل صلعم کی عبودیت سے ملی ہوئی ابتہالات اسی قانونِ قدرت کی تصریح کرتے ہیں۔ اگر یہ ابتلاء درمیان میں نہ ہوتا تو انبیاء اور اولیاء ان مدارج عالیہ کو ہرگز نہ پا سکتے کہ جو ابتلاء کی برکت سے انہوں نے پالئے۔ ابتلاء نے ان کی کامل وفاداری اور مستقل ارادے اور جانفشانی کی عادت پر مہر لگا دی اور ثابت کر دکھایا کہ وہ آزمائش کے زلازل کے وقت کس اعلیٰ درجہ کا استقلال رکھتے ہیں اور کیسے سچے وفادار اور عاشق صادق ہیں۔ کہ ان پر آندھیاں چلیں اور سخت تاریکیاں آئیں اور بڑے بڑے زلزلے ان پر وارد ہوئے اور وہ ذلیل کئے گئے اور جھوٹوں اور مکاروں اور بے عزتوں میں شمار کئے گئے اور اکیلے اور تنہا چھوڑے گئے یہاں تک کہ ربانی مددوں نے بھی جن کا ان کو بڑا بھروسہ تھا کچھ مدت تک منہ چھپا لیا اور خدا تعالیٰ نے اپنی مربیانہ عادت کو بہ یکبارگی کچھ ایسا بدل دیا کہ جیسے کوئی سخت ناراض ہوتا ہے اور ایسا انہیں تنگی و تکلیف میں چھوڑ دیا کہ گویا وہ سخت مورد غضب ہیں اور اپنے تئیں ایسا خشک سا دکھلایا کہ گویا وہ اُن پر ذرا مہربان نہیں بلکہ ان کے دشمنوں پر مہربان ہے اور ان کے ابتلاؤں کا سلسلہ بہت طول کھینچ گیا ایک کے ختم ہونے پر دوسرا اور دوسرے کے ختم ہونے پر تیسرا ابتلاء نازل ہوا۔ غرض جیسے بارش سخت تاریک رات میں نہایت شدت و سختی سے نازل ہوتی ہے ایسا ہی آزمائشوں کی بارشیں ان پر ہوئیں پر وہ اپنے پکے اور مضبوط ارادہ سے باز نہ آئے اور سست اور شکستہ دل نہ ہوئے بلکہ جتنا مصائب و شدائد کا باران پر پڑتا گیا اُتنا ہی انہوں نے آگے قدم بڑھایا اور جس قدر وہ توڑے گئے اسی قدر وہ مضبوط ہوتے گئے اور جس قدر انہیں مشکلاتِ راہ کا خوف دلایا گیا اسی قدر ان کی ہمت بلند اور شجاعت ذاتی جوش میں آتی گئی۔ بالآخر وہ ان تمام امتحانات سے اوّل درجہ کے پاس یافتہ ہو کر نکلے اور اپنے کامل صدق کی برکت سے پورے طور پر کامیاب ہو گئے اور عزت اور حرمت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا اور تمام اعتراضات نادانوں کے ایسے حباب کی طرح معدوم ہو گئے کہ گویا وہ کچھ بھی نہیں تھے غرض انبیاء و اولیاء ابتلاء سے خالی نہیں ہوتے بلکہ سب سے بڑھ کر انہیں پر ابتلاء نازل ہوتے ہیں اور انہیں کی قوتِ ایمانی ان آزمائشوں کی برداشت بھی کرتی ہے عوام الناس جیسے خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کر سکتے ویسے اس کے خالص بندوں کی شناخت سے بھی قاصر ہیں بالخصوص ان محبوبان الٰہی کی آزمائش کے وقتوں میں تو عوام الناس بڑے بڑے دھوکوں میں پڑ جاتے ہیں گویا ڈوب ہی جاتے ہیں اور اتنا صبر نہیں کر سکتے کہ اُن کے انجام سے منتظر رہیں۔ عوام کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جلّ شانہ جس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے اس کی شاخ تراشی اس غرض سے نہیں کرتا کہ اس کو نابود کر دیوے بلکہ اس غرض سے کرتا ہے کہ تا وہ پودا پھول اور پھل زیادہ لاوے اور اس کے برگ اور بار میں برکت ہو۔ پس خلاصہ کلام یہ کہ انبیاء اور اولیاء کی تربیت باطنی اور تکمیل روحانی کے لئے ابتلاء کا اُن پر وارد ہونا ضروریات سے ہے اور ابتلاء اس قوم کے لئے ایسا لازم حال ہے کہ گویا ان ربانی سپاہیوں کی ایک روحانی وردی ہے جس سے یہ شناخت کئے جاتے ہیں"۔

---

Digitized by Khilafat Library Rabwah



حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب کے خطبہ جمعہ سے ایک اقتباس

# ہمیشہ دوسروں کی عیب چینی کی بجائے اپنی اصلاح کی فکر کرو

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب فرماتے ہیں
"عیب شماری کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا ٹھیک نہیں۔ کچھ اپنی اصلاح بھی چاہیئے۔ ہمیشہ کسی دوسرے کی عیب چینی سے پہلے اپنی گزشتہ عمر پر نگاہ ڈالو کہ ہم نے اتباع رسول پر کہاں تک قدم مارا اور اپنی زندگی میں کتنی تبدیلی کی ہے ایک عیب کی وجہ سے ہم کسی شخص کو بُرا کہہ رہے ہیں کیا ہم میں بھی کوئی عیب ہے یا نہیں اور اگر اس کی بجائے ہم میں یہ عیب ہوتا اور ہماری کوئی اس طرح پر غیبت کرتا تو ہمیں بُرا معلوم ہوتا یا نہیں حضرت صاحب کے زمانہ میں کسی نے ایک شخص کو جھوٹا کہہ دیا اس پر وہ بہت جھنجھلایا کہ اوہ ہم جھوٹے ہیں؟ فرمایا کیا اس شخص نے کبھی جھوٹ نہیں بولا جو اتنا ناراض ہو رہا ہے اسے چاہیئے تھا کہ اپنی پچھلی عمر کا مطالعہ کرتا اور دیکھتا کہ آخر کبھی تو میں نے جھوٹ بولا اور خدا نے ہمیشہ ستاری کی ہے۔ پس اب کسی کے کہنے پر میں کیوں اتنا ناراض ہو رہا ہوں ......... اللہ کو بہت یاد کرو ہر وقت دعائیں لگے رہو اور اپنی حالت کی تبدیلی کرنے کی کوشش کرو۔ تم اس وقت دوسری قوموں کے لئے نمونہ ہو۔

پس اپنے تئیں نیک نمونہ بناؤ۔ امام ابو حنیفہ ایک دفعہ کہیں جا رہے تھے ایک لڑکے کو دیکھا جو کیچڑ میں دوڑا دوڑا جا رہا ہے۔ آپ نے اسے فرمایا کہ دیکھو میاں لڑکے کہیں پھسلتے ہو۔ لڑکے نے کہا آپ اپنا خیال رکھیئے کیونکہ میں پھسل گیا تو خیر صرف مجھے تکلیف پہنچے گی۔ مگر آپ کے پھسلنے سے ایک جہان پھسلے گا۔ امام ابو حنیفہ کہتے ہیں اس سے بہتر کسی کی نصیحت نے مجھ پر اثر نہیں کیا اور یہ ہے بھی سچ ......... اسی طرح تمہاری لغزش کا اثر صرف تمہیں تک محدود نہیں بلکہ دور تک جاتا ہے۔ پس سوچ سوچ کر قدم اٹھاؤ۔ حضرت صاحب کے زمانہ میں آپ کے سامنے کسی نے کہا کہ فلاں آدمی میں یہ عیب ہے۔ فرمایا کیا تو نے اس کے لئے چالیس روز رو رو کر دعا کر لی ہے جو مجھ سے شکایت کرتا ہے میرا دوست اگر ملے اور اس نے شراب پی لی ہو تو میں اسے خود اٹھا کر کسی محفوظ مکان میں لے جاؤں اور پھر اس کی اصلاح کروں۔ عیب شماری سے کوئی نیک نتیجہ نہیں نکل سکتا کسی کا عیب بیان کیا اور اس نے سُن لیا وہ بغض و کینہ میں اور بھی بڑھ گیا۔ پس کیا فائدہ ہوا۔ بعض لوگ بہت نیک ہوتے ہیں اور نیکی کے جوش میں سخت گیر ہو جاتے ہیں اور امر بالمعروف ایسی طرز میں کرتے ہیں کہ گناہ کرنے والا پہلے تو گناہ کو گناہ سمجھ کر کرتا تھا پھر جھنجھلا کر کہہ دیتا ہے کہ جاؤ ہم یونہی کریں گے امر بالمعروف کرتے ہوئے کسی نے ایک بادشاہ کا مقابلہ کیا بادشاہ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ اس پر ایک بزرگ نے کہا امر بالمعروف کا مقابلہ گناہ تھا مگر ایک مومن کا قتل اس سے بھی بڑھ کر سخت گناہ ہے۔

واعظ کو چاہیئے کہ ...... ایسی طرز میں کلمہ حکمت گوش گزار کرے کہ کسی کو بُرا معلوم نہ ہو۔ تم لوگ جو یہاں باہر سے آئے ہو۔ اگر کوئی نیک بات یہاں والوں میں دیکھتے ہو یا یہاں سے سُنتے ہو تو اس کی باہر اشاعت کرو اور اگر کوئی بُری بات دیکھی ہے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرو کہ الٰہی اب لاکھ ہا روپے خرچ ہو کر یہ ایک قوم بن چکی ہے اور یہ قوم کے امام بھی بن گئے ہیں پس تو ان میں اصلاح پیدا کر دے"

(خطبات نور جلد دوم ص۲۶ تا ص۲۷)

## الفضل کے خریداران سے التماس

روزنامہ الفضل ہفتہ میں ایک شمارہ "خطبہ نمبر" کے طور پر شائع کیا کرتا ہے۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن شائع کیا جاتا ہے
اکثر قارئین روزانہ پرچہ منگواتے ہیں۔ لیکن بعض قارئین صرف خطبہ نمبر منگواتے ہیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ اس بارے میں مطلع فرما دیں۔
خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر اور اپنے شہر کا پوسٹ کوڈ ضرور درج کریں۔ جزاکم اللہ
(مینجر)

# حضرت بانیٔ سلسلہ کی سیرتِ پاک

## حضور کے بیان فرمودہ واقعات و ارشادات کی روشنی میں

◉ آسمان سے میرے لیے تاج اترا

"ایک دفعہ ہمارے والد صاحب نے ایک خواب دیکھا کہ آسمان سے تاج اترا اور انہوں نے فرمایا یہ تاج غلام قادر کے سر پر رکھ دو (آپ کے بڑے بھائی) مگر اس کی تعبیر اصل میں ہمارے حق میں تھی۔ جیسا کہ اکثر دفعہ ہو جاتا ہے کہ ایک عزیز کے لیے خواب دیکھو اور وہ دوسرے کے لیے پوری ہو جاتی ہے اور دیکھو کہ غلام قادر تو وہی ہوتا ہے جو قادر کا غلام اپنے آپ کو ثابت بھی کر دے۔ اور انہی دنوں میں مجھ کو بھی ایسی ہی خوابیں آتی تھیں۔ پس میں دل میں سمجھتا تھا کہ یہ تعبیر اُلٹی کرتے ہیں اصل میں اس سے میں مراد ہوں۔ سید عبدالقادر جیلانی نے بھی لکھا ہے کہ ایک زمانہ انسان پر ایسا آتا ہے کہ اس کا نام عبدالقادر رکھا جاتا ہے جیسا کہ میرا نام بھی خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے عبدالقادر رکھا ہے" (ملفوظات جلد نہم ص۲۰۲)

## اعلانِ نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیز علاؤ الدین کارکن خلافت لائبریری کا نکاح محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۸۸ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز مغرب دس ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ طیبہ نسیم بنت مکرم احمد حسین صاحب خوشنویس مرحوم سابق ہیڈ کاتب الفضل کے ساتھ پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے آمین۔ (ملک فتح محمد محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

## تقریب رخصتانہ

میری بھانجی عزیزہ فہیمہ خالدہ بنت مکرم محمد اکبر افضل صاحب راولپنڈی کی شادی عزیزم قریشی عبدالصمد ابن مکرم قریشی عبدالغنی صاحب ساکن ربوہ کے ساتھ مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۸۸ء بروز جمعرات راولپنڈی میں منعقد ہوئی۔

بارات ربوہ سے صبح روانہ ہو کر رات کو واپس آ گئی۔ رخصتانہ میں راولپنڈی کے علاوہ اسلام آباد سے بھی احباب جماعت نے شرکت کی۔ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ایم۔ ایس سی نے دعا کرائی۔ بچی مکرم مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور سابق پرائیویٹ سیکرٹری کی نواسی ہے۔

تمام احباب جماعت کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(ملک لطف الرحمٰن شاکر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

الفضل خود بھی پڑھیں اور دوستوں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں؛

## دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم مکرم نواب خان صاحب ۸، ۹ اکتوبر کی درمیانی شب بوقت ۹ بجے انتقال فرما گئے۔ مرحوم ۱۹۵۸ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اور ساری زندگی جماعت کے ساتھ نہایت اخلاص محبت اور فدائیت کا تعلق رہا۔ باوجود ان پڑھ ہونے کے درس و تدریس اور سلسلہ کے لٹریچر کے پڑھانے اور سننے کا شغف غیر معمولی تھا۔ نظام جماعت سے وابستگی مثالی تھی۔ اپنی ساری اولاد کو نماز اور دینی تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دلاتے رہے۔ مرحوم مغفور اپنے پیچھے پانچ بیٹے۔ مکرم محمد حسین صاحب، مکرم صالح محمد صاحب۔ مکرم غلام رسول صاحب، مکرم بشیر احمد صاحب اور مکرم منیر احمد صاحب اور تین بیٹیاں اور ایک بیوہ سوگوار چھوڑ گئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
(شبیر احمد ثاقب مربی سلسلہ ترگڑی)

میرے خسر مکرم محمود احمد خان لودھی حال کراچی طویل عرصہ علیل رہنے کے بعد مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۸۸ء کو کراچی میں وفات پا گئے۔ اگلے روز بعد نماز فجر حلقہ مارٹن روڈ کراچی میں نماز جنازہ ادا کی گئی بعد ازاں جماعت احمدیہ کے مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے اپنی یادگار بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم نہایت نیک۔ متقی اور کئی اوصاف حسنہ کے مالک تھے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور سب پسماندگان کے لئے اس صدمہ جانکاہ کے برداشت کرنے کی ہمت عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(مبارک احمد سونگی۔ سونگی منزل دارالرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# بہن سڈنی میری ساقی کی یاد میں

جمعہ ۸ اگست ۱۹۵۴ء کو میں اور مبارک احمد صاحب ساقی کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے واپس آئے تو میری اہلیہ نے بتایا کہ ایک انگریز عورت آئی تھی اور اسکا انٹرویو لینا چاہتی تھی۔ کل پھر آنے کو کہہ گئی ہے۔

اگلے روز وہ پھر آئیں۔ وہ ایک مقامی اخبار جو نائیجیریا میں سب سے زیادہ چھپتا تھا اور انگلستان کے ایک روزنامہ "ڈیلی مرر" کے زیرِ انتظام تھا کام کرتی تھیں۔ انگلستان میں بعض اخبارات میں ان کے سٹرپ (Strips) بھی چھپتے تھے۔ ان کی صحافیانہ زندگی کے ناطے ان سے بہت سی باتیں ہوئیں۔ اور جب وہ واپس جانے لگیں تو میں نے اُن سے کہا کہ ہم انہیں گاڑی (موٹر کار) پر گھر چھوڑ آتے ہیں۔ چنانچہ میں اور ساقی صاحب ان کو لے کر ان کے گھر پہنچے تو ان کے والدین سے کچھ باتیں ہوئیں اور یہ باتیں تعلقِ خاطر کا باعث بن گئیں۔ ان کی والدہ نے محترم حکیم فضل الرحمٰن صاحب امیر احمدیہ جماعت نائیجیریا سے لائف آف محمد لکھوائی تھی اور آکسفورڈ پریس (جس کی وہ مغربی افریقہ میں نمائندہ تھیں) سے چھپوائی تھی۔ پہلے چند ایڈیشنوں میں دیباچہ میں ان کا نام آتا رہا ہے گو بعد میں وہ دیباچہ کتاب میں سے نکال دیا گیا۔ گویا والدہ آکسفورڈ پریس کی نمائندہ تھیں اور بیٹی ایک بہت بڑے انگریزی اخبار میں کام کرتی تھیں۔ بطور فیچر رائٹر۔ ان باتوں نے ہمیں (ساقی صاحب اور خاکسار) اور اس فیملی کو ایک دوسرے کے قریب کر دیا۔

کچھ دنوں کے بعد پھر یہی انگریز عورت مس پرٹ آئیں اور انہوں نے اس تعلق کی بناء پر اس بات کی خواہش کی کہ وہ ہمارے ہفتہ وار اخبار 'ٹروتھ' کے لئے عورتوں کا کالم لکھنا چاہتی ہیں یا شاید میں نے ہی پہلے اس کا ذکر کیا ہو کہ اگر وہ ایسا کریں تو کتنا اچھا ہو۔ بہرحال ان کی اس خواہش یا مری فرمائش کے بعد انہوں نے ۲۶ نومبر ۱۹۵۴ء کو پہلا کالم ٹروتھ کے لئے لکھا اور پھر اس کے بعد کچھ دیر تک مسلسل لکھتی رہیں۔ انہوں نے کالم کے لئے اپنا نام "اشاکے (یورو) نام پسند کیا اور اس نام سے کالم چھپتا رہا۔ اس کالم کی وجہ سے اخبار کی مقبولیت میں خاصہ اضافہ ہوا۔ آخر عورت تھیں اور منجھی ہوئی صحافی۔ ان کا لکھا تو بہرحال عورتوں کو اچھا لگنا ہی تھا۔ کہتے ہیں نا کہ عورتیں ہی عورتوں کے مسائل کو بہتر رنگ میں سمجھ سکتی ہیں۔ اس کی تفصیل اخبار ٹروتھ کے صفحات میں محفوظ ہے اور میں چاہوں گا کہ کبھی کوئی شخص ان تفاصیل کو سامنے رکھ کر ان کی شخصیت کے بارے میں مفصل مضمون لکھے۔

پھر کچھ دیر کے لئے ان کا رابطہ کٹ گیا۔ اس رابطہ کٹنے سے چند روز قبل لنگز وے لسٹور کے قریب ملیں کچھ افسردہ تھیں افسردگی کا الفاظ میں بھی اظہار کیا لیکن اس سلسلہ میں کوئی بات نہ ہوئی کہ وہ لیگوس چھوڑ کر کہیں اور جا رہی ہیں۔

انگلستان سے ایک رسالہ چھپتا تھا۔ "اسلامک ریویو"۔ مجھے بھی یہ رسالہ دیکھنے کا موقعہ ملتا تھا۔ ایک پرچہ ملا تو دیکھا کہ اس میں مس پرٹ کا ایک خط شامل ہے اور اس خط میں لاس پامس (Las Palmas) کا پتہ ہے۔ میں نے اس پتہ پر خط لکھا تو ان کا مفصل جواب آیا اور کسی واقف کار کو دینے کے لئے انہوں نے سپینش زبان میں جماعت کا لٹریچر مانگا۔ چنانچہ سپین سے آئی ہوئی کتب میں سے چند ایک میں نے ان کو بھجوا دیں۔ جس واقف کار کو یہ کتب دی تھیں وہ مذہب میں خاص دلچسپی لیتے تھے چنانچہ بعد میں مس پرٹ نے کتابوں کے متعلق ان کے خیالات کا اظہار اپنے خطوں میں کیا اور اس بات پر انہیں مسرت ہوئی کہ ان کتابوں نے ان کے واقف کار کو خوب متاثر کیا۔

لاس پامس سے وہ جنوبی افریقہ چلی گئیں وہاں قلیل سے قیام کے دوران انکے والد صاحب وفات پا گئے اور پھر میرے بتائے ہوئے پتہ پر وہ مشرقی افریقہ چلی گئیں وہاں شیخ صالح محمد صاحب نے ان کا احسن طریق پر خیال رکھا۔ اس سارے عرصہ میں مس پرٹ کی مجھ سے باقاعدہ خط وکتابت ہوتی رہی وہ ہر بات مجھے بتاتی رہیں اور ہر قدم پر مجھ سے مشورہ کرتی رہیں۔ مشرقی افریقہ میں ان کی والدہ بھی وفات پا گئیں اور اب وہ تن تنہا رہ گئیں۔ خیال تو انہیں پہلے بھی ہوگا لیکن اب شدت سے یہ خیال آیا کہ تنہا زندگی نہ گذاری جا سکے گی۔ دین حق کا مطالعہ وہ دیر سے کر رہی تھیں۔ اور میری ان سے خط وکتابت میں یہ موضوع نمایاں ہوتا تھا۔ والدہ کی وفات کے بعد انہیں خیال آیا کہ وہ لیگوس مشن کے ساتھ وابستہ ہو کر باقیماندہ زندگی گذاریں۔ چنانچہ جب احمدیت کی انہیں پوری طرح واقفیت حاصل ہو گئی تو بیعت فارم پر کر کے مجھے ارسال کر دیا۔ ۴ اپریل ۱۹۵۷ء کو جو خط مجھے ملا اس میں انہوں نے دین حق کے قبول کرنے کا ذکر کیا تھا۔ ۳ مئی کو جو خط ملا اس میں بیعت فارم پُر کیا ہوا تھا۔ چنانچہ ۳ مئی ہی کو میں نے بیعت کا فارم حضور انور کی خدمت میں ارسال کر دیا۔

اس دوران میں نے انہیں ربوہ جا کر حضور انور سے ملاقات کی طرف توجہ دلائی اور اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ حضور انشاءاللہ شادی کا بندوبست کر دیں گے۔ مرکز سے انہیں خط ملا کہ ربوہ آجائیں کچھ دیر تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہیں لیگوس بھیج دیا جائے گا جہاں وہ نسیم سیفی کے ساتھ مل کر مشن کا کام کرینگی اب وہ مجھے گاڈ فادر کہتی تھیں اور ان کا خیال تھا کہ تجویز چاہے کہیں سے آئے وہ اس پر غور اس وقت کریں گی جب میں ان سے کہوں گا کہ رشتہ اچھا ہے۔ مرے ذہن میں بھی ایک رشتہ تھا اور مرے خیال میں عین ان شرائط کے مطابق تھا جو مس پرٹ نے مجھ سے بیان کی تھیں۔ یہ رشتہ تھا مکرم مبارک احمد صاحب ساقی کا۔ چنانچہ مس پرٹ ربوہ آ گئیں۔

مبارک احمد ساقی نے میدان عمل میں مرے ساتھ کام کیا ہوا تھا اور میں نے یہ کہنے میں بہت مسرت محسوس کی ہے کہ جو اطاعت، محبت اور احترام میں نے ان میں پایا۔ وہ مثالی تھا۔ مرے دل میں ان کے لئے اس وقت بھی محبت واحترام کے جذبات تھے اور اب بھی ہیں۔

ایک بات کا یہیں ذکر ہو جائے تو بہتر ہے اور وہ یہ کہ جب مس پرٹ نے احمدیت قبول کر لی تو میں نے انہیں لکھا کہ اب انہیں احمدیت کے متعلق لکھنا بھی شروع کر دینا چاہیئے چنانچہ انہوں نے ایک مسودہ مجھے ارسال کیا " ایک یورپین عورت کے دین حق کے متعلق خیالات "۔ میں نے یہ پمفلٹ نائیجیریا میں طبع کروایا اور تبشیر نے ربوہ میں اور بعد میں احمدیہ جماعت قادیان نے بھی اسے طبع کروا کے تقسیم کیا۔

رشتہ کے سلسلہ میں میں نے وکالت تبشیر کو لکھا اور خدا کا شکر ہے کہ کچھ گفت و شنید اور تھوڑی سی خط وکتابت کے بعد یہ رشتہ طے پا گیا۔ رشتہ کے طے پانے کے آخری مرحلہ میں حضور انور نے فرمایا سیفی صاحب کو لکھا جائے اگر وہ اس رشتہ کی سفارش کرتے ہوں تو اجازت دے دی جائے۔

چنانچہ یہ رشتہ ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ نے اس رشتہ کو بابرکت کیا اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی اولاد احمدیت کی شیدائی ثابت ہوئی۔ ہماری اس بہن نے ساقی صاحب کی زوجیت میں ساری زندگی گذاری اور ان کے ہاتھوں میں آخری سانس لیئے۔

محترم ساقی صاحب نے اپنی اہلیہ محترمہ کی وفات کی خبر دیتے ہوئے جو خط لکھا ہے اس کے اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں

" میری بیوی کے دینِ حق قبول کرنے میں آپ کا کافی حد تک دخل ہے اور اس کے احمدیت قبول کرنے کی سعادت تو یقیناً آپ کی مساعی کا نتیجہ تھی۔ اس کے بعد ہماری شادی میں آپ نے ایک اہم رول ادا کیا اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ آپ کو اس سانحہ سے خود مطلع کروں بجائے اس کے کہ آپ اخبارات وغیرہ میں اس ذکر کو پڑھیں اس کے علاوہ گذشتہ کئی سالوں سے جو ہمارا تعلق آپ سے ہے اور آپ ہماری خوشی غمی میں شریک رہے ہیں آپ سے ذکر لازمی ہے —— تیس سال کے لمبے عرصہ کی رفاقت ایسی نہیں کہ آسانی سے بھلا دی جائے (مکرم ساقی صاحب کی شادی جون ۱۹۵۸ء میں ہوئی تھی۔ نسیم سیفی) عسُر میں یسُر میں ساتھ قائم رکھنا اور تکالیف کے باوجود ساتھ لگے رہنا یقیناً ایک ایسی خوبی ہے جو خداداد ہے اور یہ ناشکرگذاری ہوگی کہ اس صفت کو سراہا نہ جائے۔ آج اپنے ارد گرد بعض لوگوں کی اولاد کو دیکھتا ہوں تو دل خدا کی حمد اور مرحومہ کے لئے شکر گذاری کے جذبات سے بھر جاتا ہے کہ غیر معمولی حالات سے دوچار ہونے کے باوجود اس نے ان بچوں کی ایسی تربیت کی کہ انہیں احمدیت کا گرویدہ بنا دیا اور کوئی بُری عادت ان میں پیدا نہ ہونے دی

۱۲ اکتوبر کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور اس روز بعد دوپہر ووکنگ احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی اس طرح نائیجیریا۔ جنوبی افریقہ کینیا۔ پاکستان۔ سیرالیون اور لائبیریا کے ممالک میں سے گذرتے ہوئے آخرکار انگلستان میں دم لیا۔ ہمارے بچوں کو خصوصیت کے ساتھ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں انہیں شدید صدمہ ہے ان کا کہنا ہے کہ زندگی میں ایک بہت بڑا خلاء پیدا ہو گیا ہے جو شاید کبھی بھی پُر نہ ہوگا"

میں سمجھتا ہوں کہ یہ حالات زندگی پڑھ کر کون ہے جو ان کے لئے دعا نہ کریگا میری تو ہمیشہ سے دعائیں انکے ساتھ تھیں اور ہمیشہ ان کے ساتھ رہیں گی اللہ تعالےٰ ساقی صاحب کو صبر کی توفیق دے اور انکے بچوں کے لئے جو خلا پیدا ہو گیا ہے وہ روحانیت کے میدان میں پُر کرے اور ان سے وہ خدمت دین لے کہ ان کی والدہ کی روح ہمیشہ مسرت سے ہمکنار رہے۔ آمین۔

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۶۷۶۲ میں عائشہ بی بی زوجہ محمد علی صاحب قوم بھوٹے جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۶/۱۱ دارالنصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۴-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر ۔/۳۲ روپے بذمہ خاوند (۲) طلائی زیور دو تولہ مالیتی ۔/۷۰۰۰ روپے (۳) نقد رقم صرف تیرہ ہزار روپے ۔/۱۳۰۰۰ روپے کل جائیداد ۔/۲۰۰۳۲ روپے اسوقت مجھے مبلغ یکصد روپے ۔/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ عائشہ بی بی زوجہ محمد علی ۱۶/۱۱ دارالنصر وسطی ربوہ۔ گواہ شد (۱) محمد علی وصیت ۳۳۱۱ خاوند موصیہ۔ گواہ شد (۲) معراج دین وصیت ۲۵۶۵۶

مسل ۲۶۷۶۳ میں مظفر احمد باجوہ ولد مقبول احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد، مظفر احمد باجوہ ولد مقبول احمد باجوہ ۱۲/۲ دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد (۱) ملک عبدالحق ولد ملک علی بخش صاحب ۲/۱۱ دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد (۲) ملک محمد رفیق صاحب۔ صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ۔

مسل ۲۶۷۶۴ میں منورہ طاہرہ زوجہ افتخار احمد صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملتان ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱.۹.۸۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات طلائی ۳ تولہ مالیتی ۔/۹۰۰۰ روپے (۲) حق مہر ۔/۵۰۰ روپے۔ اسوقت مجھے مبلغ ۔/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ منورہ طاہرہ زوجہ افتخار احمد صاحب ولد میاں محمد لطیف صاحب مکان نمبر ۱۱۳/۷ ممتاز آباد ملتان۔ گواہ شد (۱) منور احمد خان کاہلوں وصیت ۱۶۲۴۱ گواہ شد (۲) محمد حنیف قمر وصیت ۱۶۱۰۶

مسل ۲۶۷۶۵۔ میں رقیہ خالد صاحبہ زوجہ خالد محمود باجوہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور چھاؤنی ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۷-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر ۔/۲۱۰۰۰ روپے بذمہ خاوند۔ ۲) طلائی زیورات ۲۸ تولہ ۲۲ کیرٹ مالیتی ۔/۸۹۶۰۰ روپے۔ اسوقت مجھے مبلغ ۔/۲۱۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ، رقیہ خالد۔ باجوہ ہاؤس سٹریٹ ۱۶ اسیکٹر ۲ کالونی کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ ۱۳۔ گواہ شد (۱) نذیر احمد ساجد ولد برکت علی مرحوم صدر موصیاں ۲/۲ کیولری گراؤنڈ آفیسرز کالونی کینٹ۔ گواہ شد (۲) کبیر احمد مبشر ولد نذیر احمد ساجد ناظم تجارت خدام الاحمدیہ کیولری گراؤنڈ آفیسرز کالونی لاہور کینٹ۔

مسل ۲۶۷۶۶۔ میں مرزا محمد حسین ولد حافظ غلام علی صاحب قوم مغل پیشہ ریٹائرڈ عمر ۸۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱-۱۰-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ مکان واقع ۱۸-E/۵ پی۔ ای۔ سی ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی مالیتی ۔/۵۰۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۸۹۱ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں اور مبلغ ۔/۱۸۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد، مرزا محمد حسین ۱۸-E/۵ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی کراچی۔ گواہ شد (۱) عطاء الرحمٰن طاہر وصیت ۱۵۶۹۶۔ گواہ شد (۲) بشیر احمد ملک وصیت ۲۲۱۹

# اعلان سالِ نو تحریک جدید

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۴ نومبر ۱۹۸۸ء (۴ نبوت ۱۳۶۷ ہش) بروز جمعہ لندن کے بیت الفضل میں خطبہ جمعہ کے ذریعہ تحریک جدید کے ۵۵ ویں سال کا اعلان فرمادیا۔ تحریک جدید کا سال نو دفتر اول کا پچپنواں، دفتر دوم کا پینتالیسواں، دفتر سوم کا چوبیسواں اور دفتر چہارم کا چوتھا سال ہے۔

اس خطبہ میں ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ نے جہاں مجموعی طور پر قربانیوں میں خصوصاً معاونین خصوصی کی قربانیوں میں اضافہ پر اظہار خوشنودی فرمایا ہے وہاں آئندہ کے لئے بہت محنت اور حسن انتظام سے کام کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ نیز جن جماعتوں نے کما حقہ، زور صرف نہیں کیا ان کو الٰہی عہد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ وہ "اس گزشتہ کمی کو بھی پورا کریں"۔ سال نو میں ہمیں قریباً سوا سو ملکوں کی نوع بنوع ضروریات کو پورا کرنا ہے لہذا حضور انور نے فرمایا۔

"اگر جماعت نے ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں اور کام بہت زیادہ ہیں تو یہی ایک طریق ہے کہ مخلصین کی تعداد بڑھا کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے رہیں"۔

نیز فرمایا:۔

جوں جوں آپ دعا اور اخلاص کے ساتھ اس راہ میں قدم آگے بڑھائیں گے خدا نئے نئے کام آپ کے سامنے پیش کرتا چلا جائیگا۔ حسن انتظام کا تقاضا ہے کہ

(۱) اولین موقع پر قواعد و ضوابط کے مطابق معینہ فارموں پر وعدے حاصل کئے جائیں۔ سبقت کا ثواب پیش نظر رہے

(۲) جملہ افراد جماعت کی شمولیت کا اہتمام کیا جائے (بشمول بچگان و مستورات)

(۳) وعدے معیاری ہوں اور معاونین خصوصی کی تعداد میں نمایاں اضافہ عمل میں لایا جائے۔

(۴) دفتر اوّل کے جملہ کھاتے بحال کروائے جائیں۔ (حسب ارشاد حضور کرید کرید کر وارثین کو تلاش کیا جائے)۔

(۵) مجموعی طور پر گزشتہ سال کی نسبت کم از کم چالیس فیصد اضافہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

---

## صدقہ سے بلا ٹل جاتی ہے

---

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ہمدردانہ مشورہ اور قابل اعتماد اصولی علاج کے لیے

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گولبازار ربوہ فون: ۶۳۴

مکمل فہرست ادویہ مع جنتری مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اگر مائیں بچوں کی صحیح تربیت کریں گی تو اس قوم کے کاموں کے نتائج اچھے پیدا ہوں گے

## جو عورت اپنے بچوں کی صحیح تربیت نہیں کرتی وہ حوّا کی حقیقی بیٹی نہیں کہلا سکتی

"حوّا کے معنے ہیں وہ عورت جو گھر میں بیٹھتی ہے۔ بچوں کی نگرانی کرتی ہے اور گھر کی رانی کہلاتی ہے۔ پس ہر عورت جو آج بھی ان صفات کو اپنے اندر رکھتی ہے یعنی گھر کی نگرانی کرتی ہے بچوں کی تربیت کرتی ہے وہ حوّا ہے اور ہر شریف آدمی جو محنت کرتا ہے اور کام کرتا ہے اور زمین کو رہنے کے قابل بناتا ہے وہی انسان صحیح معنوں میں آدمی ہے اور جو لوگ غفلت کی وجہ سے گھر میں بیٹھے مکھیاں مارتے ہیں اور محنت نہیں کرتے۔ یا بعض امراء اور عیاش لوگ اپنے گھروں میں بیٹھے باپ دادا کی کمائیاں کھاتے ہیں اور کوئی کام نہیں کرتے وہ آدمی تو ہیں مگر صرف نام کے۔ کام کے آدم نہیں۔ کیونکہ آدم کے معنے ہیں جو باہر نکل کر کام کرے اور زمین کی درستی کر کے اسے رہنے کے قابل بنائے۔ اسی طرح وہ عورتیں جو گھر کی خبرگیری نہیں کرتیں۔ گھر کے تمام سامانوں کا انتظام نہیں کرتیں اور اپنی اولاد کی تربیت اس رنگ میں نہیں کرتیں کہ آئندہ نسل نیک۔ متقی۔ بہادر اور جری اور دین کی خاطر ہر طرح کی قربانی کرنیوالی اور دین کا علم حاصل کرنے والی ہو۔ وہ اور ہیں۔ حوّا کی بیٹیاں صرف نام کی ہیں کام کی نہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے بچوں کو اپنے ارد گرد جمع نہیں کیا۔ اور صحیح طور پر گھر کی مالکہ ہونے کا ثبوت نہیں دیا۔ اور جیسا کہ گھر کی مالکہ کا حق تھا بچوں کی بہتری اور ان کی تربیت کا خیال رکھے۔ اس حق کو ادا نہیں کیا۔ اور اولاد کی نگرانی کا جو اُن پر فرض تھا اس فرض کو ادا نہیں کیا۔ پس وہ عورت جو بچوں کو اپنے ارد گرد جمع کر کے اُن کی بہتری اور اُن کی تربیت کے سامان نہیں کرتی اور گھر کے کاموں کی نگرانی نہیں کرتی وہ حوّا ہے مگر صرف نام کی نہ کہ کام کی۔ پس اگر ایک عورت حوّا کی حقیقی بیٹی کہلانا چاہتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ گھر کے انتظام کو درست رکھے۔ اولاد کی صحیح تربیت کرے۔ ایسی تربیت کہ وہ گھر کی مالکہ کہلانے کی مستحق ہو مالک کے یہ معنے ہیں کہ اس کے ماتحت اس کے فرمانبردار ہوں۔ لیکن اگر ایک عورت بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت نہیں کرتی تو اولاد نافرمان ہوگی۔ کیونکہ صحیح تربیت نہ ہونے کی وجہ سے بچوں میں یہ عادت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ بات نہیں مانتے اور پھر اُن میں بدی کی عادت ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔

(الازھار لذوات الخمار)

### بقیہ :- اخبار احمدیہ از صفحہ اوّل

کے لئے رخصت ہوئیں۔ اب ۴ر دسمبر کو وہ انشاء اللہ اسلام آباد سے بذریعہ ہوائی جہاز ناروے کے لئے روانہ ہوں گی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہر دو تقاریب کو بابرکت کرے اور اپنے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں کا مورد بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ نیز عزیزہ خالدہ اشرف صاحبہ کو اپنے فضل و کرم سے اپنی منزلِ مقصود پر خیریت سے پہنچائے۔

---

خاکسار کے شوہر مکرم پروفیسر مسعود احمد عاطف تقریباً ۱½ ماہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کامل شفایابی عطا فرمادے آمین (رضیہ درد)


### لاہور میں

لاہور میں روزنامہ الفضل کے نمائندہ کے طور پر مکرم عبدالمالک صاحب مقرر ہیں۔ احباب کرام اور مشتہرین حضرات الفضل کے جملہ امور کے سلسلہ میں مکرم عبدالمالک صاحب سے رابطہ قائم فرمائیں جزاکم اللہ (مینجر الفضل)

نرینہ اولاد سے محروم
بے اولاد مرض اٹھراء کی
شکار دکھی عورتوں کیلئے

دواخانہ حکیم نظام جانؒ

چوک جان محمد
معصوم شاہ روڈ
ملتان

ایک نئے عزم کے ساتھ ربوہ میں سب سے پہلا
ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ ربوہ
عنقریب ایک بہت بڑے رہائشی منصوبہ کا اقساط پر دینے کا اعلان کرنے والا ہے نیز زرعی و کمرشل ربوہ و ماحولِ ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت کا
با اعتماد ادارہ
فون دفتر 535 گھر 436

اکسیر اپھارہ (جانوروں کی دوا)
فی پیکٹ ۳/- درجن ۲۷/- علاوہ ڈاک خرچ۔ جانوروں کی امراض کے کامیاب علاج پر مشتمل لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۷۱ / ۶۰۶

احباب جماعت اور ادارہ الفضل کو ہماری جانب سے
دلی مبارکباد قبول ہو
منجانب: سلطان احمد چوہدری
سیلز ایڈوائزر سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن
معرفت: ایاز میڈیکل ہال رحمت بازار ربوہ ☎ 304

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، خونی و بادی بواسیر، مرض اٹھرا، دائمی نزلہ و زکام ذیابیطس، کالی کھانسی، دمہ — اور بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج بیرونجات کے مریض اپنے حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں۔
مکمل فہرست ادویہ و جنتری مفید طبی معلومات مفت طلب کریں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون نمبر ۶۳۴

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں


رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴